

اِنَّ الْفَضْلَ بِاللَّيْلِ يُؤْتِي تَبِيْرًا شَاءَ عَسَا يَبْعَثُكَ بَاكٍ مَّا جِئْتَهُ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۲ مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۲ء یکشنبہ مطابق یکم محرم ۱۳۵۱ھ جلد ۱۹

المنیہ

صدر آل انڈیا کمیٹی کی سرکاری کلیان

کمیٹی کے سرس ایکٹ کے خلاف احتجاج

وزیر اعظم مسٹر کالون نے اپنے آپ کو ہندو حکام کے ہاتھوں میں دیدیا ہے

ڈیرہ ڈون سے آمدہ اطلاع منظر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معال بریت بخیر و عافیت میں ۲۰ مئی شہرہ میں ڈون سائٹس تنظیم کمیٹی کے صدر اور سیکرٹری حضور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ دوپہ تک گفتگو ہوتی رہی جس کا زیادہ تر حصہ معاملات کشمیر سے تعلق رکھتا تھا۔

السنہ مشرقیہ کے امتحانات میں جو ۶ مارچ سے زیرنگرانی میاں فضل حسین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جلالہ شروع ہیں۔ پچاس کے قریب طلباء شریک ہوئے ہیں۔ ایک احمدی لڑکی بھی ایسٹری سپرنٹنڈنٹ ٹیچر کی زیرنگرانی مولوی عالم کا امتحان دے رہی ہے۔

اس سے تو یہی بہتر تھا کہ پڑانے قواعد ہی برقرار رکھے جاتے۔ پریس کے متعلق ان قوانین سے صحت پتہ لگتا ہے کہ جب کمیٹی کی سرحدات کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔ تو ان کی حقیقت کچھ بھی نہیں رہے گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ مسٹر کالون نے قہر کے مطابق مناسب کارروائی نہیں کی اور اپنے آپ کو ہندو حکام کے ہاتھوں میں دیدیا ہے۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ قانون شکنی کے جنہوں میں جوٹ راقا بیا نے نئی زندگی پیدا کر دی ہے۔ تاہم مجھے امید ہے کہ مسلمان پریشان نہ ہوں گے اور یاد رکھنا کہ ہم اپنا مقصد صرف اُٹھنی ذرا لچ سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈیرہ ڈون ۳ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کمیٹی کی جانب سے بیان اخبارات کو دیا ہے۔

مجھے پریس کے متعلق بیاں کشمیر کمیٹی کی جانب سے بیان اخبارات کو دیا ہے۔ بعض حالتوں میں وہ برطانیہ ہند کے ہنگامی قانون سے بھی زیادہ سخت ہیں ایک ایسے علاقہ میں جہاں فی الحال اخبارات سرزد پے کے لیتھو پریس میں چھپنے اور ان کے چند سو سے زیادہ خریدار ہونگے۔ ایک ہزار سے دس ہزار روپے تک کی قیمت طلب کرنا ممکنہ نہیں ہے۔ ان قوانین کے ماتحت کوئی اسلامی اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔

آل انڈیا کشمیری کی مالی امداد

باروم کرم ولی محمد صاحب جو انٹرسیکرٹری تنظیم کمیٹی شہر ماڈرن لکھنؤ میں کھنڈنے لبر فرس امداد سیکرٹری اور نادیمان کشمیر سٹیج سچاس روپے کی رقم اور میاں نذیر احمد صاحب سکند جلال آباد ضلع فیروز پور نے ایک سو روپے کی رقم بھیجی ہے۔ نیز میاں بدیع الزمان صاحب چارکول مرچنٹ مرتیان لوئر برما ایک روپے بھیج کر لکھتے ہیں۔ وہ ہر ماہ ایک روپے چندہ تحریک کشمیر کے لئے بھیجتے رہیں گے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ان تمام احباب کا غلوس دل سے شکر یہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش قومی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ شمس کشمیری برائے سکرٹری کشمیر کمیٹی۔

سیکرٹری کمیٹی دارالانوار کا اعلان

حصہ داران کمیٹی دارالانوار کی خدمت میں گزارش ہے کہ جب وہ اپنے حصہ کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمائیں۔ تو خاکسار کو بھی الگ اطلاع دے دیا کریں تاکہ آمکا مقابلہ ہو سکے۔ اور کسی حصہ دار کا نام قسودہ ڈالنے کے وقت رہ نہ جائے۔ مگر روپیہ محاسب صاحب کے نام ہی آنا چاہیے۔
عبدالرحیم درد۔ سیکرٹری کمیٹی دارالانوار قادیان

آل انڈیا کشمیری کی طرف سے مطلوبین کو

مطلوبین کو پونجیہ (کشمیر) کی درخواست پر ایک قابل وکیل مقدمات کی پیروی کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ جنہیں ریاست پونجیہ نے پیروی مقدمات کی پابندی روز روز گولیشنز پونجیہ اجازت دے دی ہے۔ وکیل صاحب موصوف خوب محنت اور کوشش سے مطلوبین کے مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔ سردار فیروز خاں اور سردار مسفور خاں کے مقدمہ میں جن کا چالان بچم ڈیکٹی ہو گیا تھا۔ پیش ہو کر انہوں نے پہلے روز ہی درخواست دی۔ کہ ان کی بیٹریاں اتار دی جائیں۔ اس پر بحث ہوئی۔ اور عدالت نے فیصلہ کیا۔ کہ قانوناً لازم کو بیٹریاں نہیں ڈالی جا سکتیں لہذا اتار دی گئیں۔ جن لوگوں کو سزا میں دی جا چکی ہیں۔ ان کی آدیں کی جا رہی ہیں۔ شمس کشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔

مطلوبین کشمیر کی مالی امداد کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ اپنے متعدد خطبات میں مسلمانان کشمیر کے مصائب اور آلام کی نہایت دردناک تفصیل بیان فرما چکے ہیں۔ ان کی فوری امداد کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو ایک پائی فی روپیہ مطلوبین کشمیر کے لئے چہرہ دینے کا ارشاد فرما چکے ہیں۔ چونکہ پیش آمدہ حالات اور اہم واقعات کی وجہ سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور چونکہ معاملات ایسے مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ اگر اخراجات کی تنگی کی وجہ سے ان کے متعلق پوری پوری جدوجہد نہ کی گئی۔ تو سخت نقصان اٹھانے بلکہ تمام کوشش اور سعی کے اکارت جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ پنجاب اور دوسرے علاقوں کے مسلمان جلد سے جلد مالی امداد ہم پہنچائیں۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ چندہ باقاعدہ ادا کرنا چاہیے۔ وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہیے کہ دوسرے اصحاب بھی مسلمانان کشمیر کی مطلوبیت کو دُور کرنے میں حصہ لیں۔ اور ان سے بھی مالی امداد حاصل کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریڈیو انگریزی

احباب کرام کو معلوم ہے کہ ریویو آف ریڈیو انگریزی اب سب لکھنؤ لندن کے قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے توسیع اشاعت اور پوری پوری توجہ دینے دلانے کے لئے اس کا آفس الگ کر دیا گیا ہے۔ اور کمزور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے سپرد اس کی ایڈیٹری و فیکری ہوئی ہے۔ اس لئے آئندہ خط و کتابت اور ترسیل زریں ریویو آف ریڈیو انگریزی کا لفظ فرود لکھا جانا کرے۔

یوم تبلیغ متعلق اعلان

یوم تبلیغ منانے کے متعلق اس سال مجلس دار میں نمائندگان جماعت مشورہ لینے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنورہ العزیز نے فرمایا ہے۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ نیز اگر کوئی جماعت یا دوست اس بابے میں کسی کام کا مشورہ دینا چاہیں۔ تو وہ مجھے لکھ کر بھیجوا دیں۔

۱) یوم تبلیغ انفرادی تبلیغ کے ذریعہ منایا جائے (۲) محلہ متعلقہ یعنی نظارت دعوت و تبلیغ کے لئے فروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ ایسے قواعد کو مبرا احمدی اس دن تبلیغ میں مشغول ہو سکے۔ اور حتی الامکان کوئی ایسی جگہ اور مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی اس بارے میں پوری نگرانی کی جائے۔ (۳) یوم تبلیغ سال میں دو دفعہ منایا جائے۔ ایک یوم تبلیغ فروری اور دوسرا یوم تبلیغ کرنے کے لئے۔ اور دوسرا یوم تبلیغ منہوڑوں اور دوسرے غیر مسلم تبلیغ کرنے کے لئے (۴) یوم تبلیغ فروری۔ مارچ میں ایک دن اور ستمبر اکتوبر میں ایک دن منایا جائے۔ اس کے فروری اور مارچ کے جلسے تو گذرے

بیرنی کالجوں اور سکولوں کے وظیفہ داروں کو اطلاع

نظارت تعلیم تربیت کی طرف سے بیرنی کالجوں و مدارس کے جن طلباء کو وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کا وظیفہ گورنر کے محاط سے مقرر ہے۔ مثلاً فٹ ایر کا وظیفہ سیکڑا تریاک۔ اور قسور ڈیر کا فور تھو ایر تریاک حالات ماتحت جاری رہ سکتا ہے۔ لیکن وظیفہ کے جاری رکھنے کے لئے فروری کے سالانہ امتحان کا نتیجہ بخلفی کے بعد ہر ایک وظیفہ خوار امتحان میں کامیابی کے منتظر رہیں صاحب کے متعلقہ کی تصدیقی تیسرے قسطی امتحان ایر پر ریڈیٹ یا پریزنٹڈ ہو کر تعلیق چال میں جو الی جائے۔ اس کے بعد آگے سال کے لئے وظیفہ جاری کرنے کے متعلق مہینہ ہر ماہ سے فیصلہ کیا جائیگا۔ ناظر تعلیم تربیت

کتاب اور انتظام بدستور طبع و اشاعت کے سیرے۔ اس بات کو نوٹ کر لیا جائے۔ اہتم طبع و اشاعت قادیان۔

ضلع سیالکوٹ کی احمدیہ جماعتوں کو اطلاع

جو ہدی محمد حسین صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ جنہوں نے تین ماہ کی خدمت مکمل کی تھی اور جن کی جگہ جو ہدی فضل احمد صاحب بطور قائم مقام مقرر تھے۔ یکم مئی سے اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے صدر ریڈیو تبلیغ جو ہدی محمد حسین صاحب کے ذیل پر خط و کتابت کریں۔ اور اپنے اپنے کام کی پیروی ان کو جو ہدی تلوٹی عنایت خان۔ ڈاک خانہ پسرورد ضلع سیالکوٹ۔ ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان

الفضل

نمبر ۱۳۲ قادیان دارالامان مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

گلندھمیش کی سفارت اور کشمیر کے ہندو

کیا ریاست سفارتشات کو ہندوؤں کی خواہشات قربان کر دینی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاستی ہندوؤں کی سنگدلی
 کشمیر کے غیر مسلموں نے مسلمانوں کی مدد و جد میں روڑے
 اٹھائے۔ ان کے لئے مشکلات پیدا کرنے اور انہیں ہت مظلوم
 بنانے میں اس وقت تک جو جتن لیا ہے۔ اس سے ان کی سنگدلی
 اور ستم کو شنی ظاہر ہے۔ انہوں نے ہر اس موقع پر جبکہ مسلمانوں کی
 مظلومیت اور بے کسی نے ہمارا جہاد پر بھڑو اُبھرتا رہا۔
 اور وہ ان کے حقوق کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہندو حکام کے سہمے
 کوئی نہ کوئی ایسا جتن کھڑا کر دیا۔ جس کی آڑ میں ہندو مسلمانوں
 کے مطالبات کو نذرِ تغافل کر دیا گیا۔ بلکہ انہیں جبر اور تشدد کا نشانہ
 بنا لیا گیا۔

تازہ فتنہ انگیزی

اب پھر اس وقت جبکہ گلندھمیشی رپورٹ۔ اور اس کے متعلق
 ہمارا جہاد کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے
 کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ریاست گلندھمیشی کمیشن کی سفارشات کو
 عملی جامہ نہ پہنائے۔ اور باوجود ان کی منظوری دینے اور جلد سے
 جلد نفاذ کا اعلان کر دینے کے انہیں کھٹائی میں ڈال دے تاکہ
 مٹھی بھر پٹنوں اور ڈوگرز کو پہلے کی طرح ہی ۹۵ فیصدی
 مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے۔ ان کے انسانی جذبات و احساسات کو
 کچلنے اور ان کو ذات و ادوار کے گڑھے میں گرائے رکھنے کا موقع حاصل رہے۔
 فتنہ انگیزی میں ہندو اخبارات کا حصہ

چونکہ ہندوؤں کو اس وقت تک اپنی اس مذموم روش
 میں امید سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اور ریاست باوجود
 کئی بار وعدے کرنے کے عملی طور پر مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات
 کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں کر سکی۔ بلکہ اپنی پسلی جگہ پر ہی قائم ہے
 اس لئے اب انہوں نے زیادہ بے باکی کے ساتھ گلندھمیشی رپورٹ کی

سفارشات اور ہمارا جہاد کے اعلان کو بے اثر بنانے کی کوشش
 شروع کر دی ہے۔ اور وہی ہندو اخبارات جو مسلمانوں کو محض
 اپنے جائز حقوق کے طلب کرنے پر ریاست کے باغی قرار دیتے۔ اور
 جبر اور تشدد کے ساتھ ان کو کھیل کر رکھ دینے کا مطالبہ کرتے رہے۔
 کشمیر کے ہندوؤں کی اس شور و بیدہ سری اور فتنہ انگیزی میں زہر
 ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ بلکہ ریاست کو ان کی ایجنڈیشن سے خوفزدہ
 کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۲۴ اپریل)
 لکھتا ہے:-

ڈرہے کہ وہ خاموش مشورے جو اس وقت کشمیری پٹنوں
 میں کمیشن کی رپورٹ کے متعلق ہو رہے ہیں۔ کسی ایجنڈیشن کی صورت
 نہ اختیار کر لیں۔ ڈرہے کہ پٹنوں کی ناراضگی انہیں مزید چیلنجیں
 پیدا کرنے کا کارن بن جائے گا۔

ہندوؤں کا الٹی میٹم

کمیشن کی رپورٹ کا جو خلاصہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں
 کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جاسکے کہ
 مسلمانوں کو اپنے حق سے کچھ زیادہ دے دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلے
 میں ہماری اس سب سے ضروری بات جو مسلمانوں کے قلیل ترین مطالبات سے
 بھی اہمیت ادنیٰ ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کسی ایک اہم مطالبات
 کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کشمیر کے ہندو اس
 رپورٹ کے خلاف ایجنڈیشن کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک
 مشہور فتنہ پرداز شخص نے ہندوؤں کا ڈکٹیٹر بن کر ریاست کو یہ
 الٹی میٹم پیش بھیج دیا۔ کہ گلندھمیشی کمیشن کی رپورٹ میں کشمیر کے ہندوؤں
 کے ساتھ تعلق رکھنے والی سفارشات کو عملی شکل زد دی جائے۔ ریاست
 ہندوؤں کو ذمہ داری اراضیات دے۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے خاص
 وظائف اور ٹیکہ جات دینے میں ترجیح دینی منظور کرے دھرم ارتھ

کے نام سے جمع شدہ روپیہ ہر ہفت ہندوؤں کے لئے خرچ ہونا چاہیے
 اور سرکاری ملازمتوں میں صرف لیاقت کے اصول کو برقرار رکھا جائے
 گویا لیاقت سے مراد صرف ہندو ہونا قرار دیا جائے۔ یہ سب باتیں
 تین دن کے اندر اندر منظور کر لی جائیں۔ ورنہ ہندو ریاست کے
 خلاف پُر زور ایجنڈیشن شروع کر دیں گے۔

ایک ایسے کمیشن کی رپورٹ کے خلاف جس کی سفارشات کی
 منظوری کا اعلان ہمارا جہاد خود کر چکے ہیں۔ ہندوؤں کی اس
 زور آزمائی اور فتنہ پردازی کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے
 کہ وہ نہیں چاہتے۔ مسلمانوں کو معمولی سے حقوق بھی دینے جائیں بلکہ
 ریاست کے مطالبات پر تازہ اعلان کو کسی مالاک طاق رکھ دے۔

ریاست کا رویہ

ریاست کو اپنا وقار قائم رکھنے۔ اپنے مواعید کو بے اعتماد
 کے داغ سے بچانے اور مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے کی خاطر
 چاہیے تو یہ تھا۔ کہ ہندوؤں کی اس فتنہ انگیزی کا کلی طور پر استیصال
 کرنے کا انتظام کرتی۔ اور قطعاً ایسا رویہ اختیار نہ کرتی۔ جس سے
 ہندوؤں کی اس شرارت میں حوصلہ افزائی ہوتی۔ لیکن سری نگر کی
 تازہ ترین اطلاع جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ
 ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے ہندوؤں کے پہلے ڈکٹیٹر مارٹر کمیشن
 کے تین روزہ الٹی میٹم کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ الٹی میٹم وزیر اعظم
 کی خدمت میں بھیج دیا گیا ہے۔ اور ڈکٹیٹر کو منہ ڈر سے ایجنڈیشن
 کے اپنے پاس بلا کر یقین دلاد دیا گیا ہے۔ کہ حکومت ان کے مطالبات
 پر بہدر فائن غور کرے گی۔

ہندوؤں کے لئے یہ جواب اس قدر تسلی آمیز اور اطمینان
 بخش ثابت ہوا۔ کہ اس پر انہوں نے وہ ایجنڈیشن شروع کرنے
 سے احتراز کیا۔ جسے وہ الٹی میٹم بھیجنے کے تیسرے روز شروع
 کرنے والے تھے۔

قابل ملاحظہ بات

اس بارے میں دیکھنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ کیا ایک
 الٹی میٹم کا جس میں ریاست کو تین دن کی اہلیت دی گئی تھی۔ جس میں
 گلندھمیشی کمیشن کی سفارشات کو رد کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس
 میں ہمارا جہاد کے تازہ اعلان کو بے حقیقت قرار دیا گیا تھا۔
 جس میں ریاست کو خطرناک ایجنڈیشن کی دھمکی دی گئی تھی۔ اس کے
 متعلق ریاست کے ایک ذمہ دار افسر کو یہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔
 جو اس نے اختیار کیا۔ کہ سرگت ایجنڈیشن کو اپنے پاس بلا کر انہیں
 یقین دلایا۔ کہ ان کے الٹی میٹم میں درج شدہ مطالبات پر حکومت
 بہدر فائن غور کرے گی۔ اور انہیں اس بارے میں اس قدر اطمینان
 دلایا۔ کہ وہ ایجنڈیشن سے احتراز کرنے پر آمادہ ہو گئے۔
 یہ رویہ اس ریاست کے ایک ذمہ دار عاقل نے اختیار کیا
 ہے جس نے مسلمانوں کے کسی الٹی میٹم پر نہیں کسی دھمکی پر نہیں۔ کسی

اور صاف مسلمان ہو۔

اس شرط کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ قادیانی صرف اپنی جائیداد کا ایک حصہ دینے سے یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے جنت حاصل کر لیا۔ حد درجہ کی بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر حضرت سید موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے سچا اور صاف مسلمان ہونا ضروری ٹھہرایا ہے۔ وہاں اسے اس قدر اہمیت دی ہے کہ جس شخص کی کوئی جائیداد نہ ہو۔ اور وہ مالی طور پر دین کے لئے کچھ نہ دے سکتا ہو لیکن دین کی خدمت میں اپنی زندگی صرف کرنا ہو۔ اور اسلامی احکام کا پابند ہو۔ اسے بھی اس مقبرہ میں دفن ہونے کا مستحق قرار دیا، چنانچہ لکھا ہے۔

ہر ایک صاحب جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صاحب تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے جائیداد کا حصہ دینے کی شرط اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ جتنی اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنا اور سچا سچا مسلمان ہونا ہے۔ پھر اس اہم شرط کو نظر انداز کر کے یہ کہنا کہ صرف جائیداد کا خاص حصہ دینے پر بہشت کا مدار رکھا گیا ہے۔ نہایت ہی شرمناک غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے جس کا از نکاب اس لئے کیا گیا۔ کہ دیکھ دھرم کو بڑے عم خود غفلت نہایت کیا جائے۔ لیکن آریوں کو معلوم ہونا چاہیے۔ جب وہ اپنے دھرم کی برتری کی بنیاد چھوٹ۔ دھوکہ۔ فریب اور غلط گوئی پر رکھتے ہیں تو اس کے ریت سے بھی زیادہ کمزور بنیاد پر قائم ہونے کا خود اعلان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی لطالت کے اظہار کے خود ترکیب ہوتے ہیں۔

مسلمان لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

مسلمانان ریاست کی آئینی عہد و عہد کو منہ دوڑوں نے خواہ مخواہ شورش اور بغاوت کا نام دے کر اور خود شورش کے اسباب پیدا کر کے مسلمانوں کو مبتلائے آلام کیا۔ اور ریاست کی قسم کی پابندی جاری کرنے کے علاوہ مسلمان لیڈروں کو قید خانوں میں ڈال دیا لیکن اب جبکہ حالات میں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ اور خود منہ دوڑ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ ریاست میں کسی قسم کی شورش باقی نہیں رہے۔ اس زمانہ قائم ہو چکا ہے۔ ریاست کا فرض ہے کہ ہنگامی قوانین منسوخ کر دے۔ اور مسلمان لیڈروں کو آزادی دیدے۔ "ٹاپ" رسم منشی کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ "شورش اب کامل طور پر دب چکی ہے" کوئی وجہ نہیں کہ اس بیان پر استیوار نہ کیا جائے۔ اور مسلمان لیڈروں کی رہائی کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ ان کی گرفتاری جس بنا پر

اسلام اور حدیث کے مستحق آریوں کی غلط بیانی

غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہر حالت میں ہی نہایت مذموم فعل ہے۔ لیکن جب اس کا از نکاب مذہب کے معاملہ میں کیا جائے۔ اور دیدہ دانستہ کیا جائے۔ تو اس سے بڑھ کر شرمناک فعل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن انیس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آریہ صاحبان اسلام اور حدیث کے مستحق آئے دن اس کے ترکیب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار پر کاش (دیکھ مئی) نے نہایت دیدہ دلیری سے یہ لکھ کر اس کی تازہ مثال پیش کی ہے کہ

مسلمان اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت پر ایمان لانے سے جنت میں اپنی سیٹ ریزرو سمجھتا ہے۔ تو قادیانی غلام نامہ کی نبوت پر ایمان لانے سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے بہشت کا پاسپورٹ حاصل کر لیا۔ مرزا غلام احمد تو انسان تھے۔ انسان سے انسان کو کبھی اچھی شکشائیں ہونے کا بھی امکان ہو سکتا ہے۔ لیکن قادیانی تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی جائیداد کے خاص حصہ کے حقوق ملکیت قادیانی مرکز کو دے دیتا ہے۔ اور اس طرح قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا حق حاصل کر لیتا ہے۔ وہ سمجھ لے کہ اس نے بہشت حاصل کر لیا۔

اسلام اور احادیث کے مستحق کس بے باکی سے یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔ حالانکہ معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی جائیداد ہے۔ کہ اسلام نے انبیاء پر ایمان لانے کے ساتھ ہی نیک اعمال بجالانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور صرف منہ دوڑوں سے رسالت کا اقرار کرنے والوں کے دعوے کو ٹھکرا کر انہیں منافق ٹھہرایا۔ اور کفرت سزا کا مستحق بتایا ہے۔

پر کاش نے اس سے بھی بڑھ کر اور دیدہ دانستہ غلط بیانی یہ کی ہے۔ کہ جو قادیانی اپنی جائیداد کے خاص حصہ کے حقوق ملکیت قادیانی مرکز کو دے دیتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس نے بہشت حاصل کر لیا۔ حالانکہ اٹھارہ مئی نے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جائیداد کا ایک حصہ دینے کے ساتھ عملی طور پر اسلام کے تمام احکام کی پابندی ضروری ٹھہرائی ہے۔ اور اس اہم شرط سے آریوں کو کوئی بار اطلاق دی جا چکی ہے۔ اس شرط کے الفاظ یہ ہیں کہ

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا مستحق ہے۔ اور مہرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا

غلات قانون ایچی مین پر نہیں۔ بلکہ صرف ان مطالبات کے پیش کرنے پر جن میں سے کوئی ایک کی معقولیت کو حکومت نے خود تسلیم کر لیا مسلمانوں کو ممکن سے ممکن تشدد کا نشانہ بنایا۔ ان کے محبوب راہ نماؤں کو گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال رکھا ہے۔ اور ان کی آواز کو دبانے کے لئے آرڈی منس جاری کیے ہوئے ہیں۔ کیا ریاست الٹی میٹم کے آگے جھک گئی اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سر کی نگرانی پر طریق عمل ریاست کی اختیار کردہ حکمت عملی کا مظہر ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ریاست منہ دوڑوں کے پہلے ہی الٹی میٹم اور ایک ہی دھمکی کے سامنے جھک گئی ہے۔ اور گلیسی کمیشن کی سفارشات کو ان کے من اور تنہا کے خلاف کوئی وقعت نہیں کی جرات نہیں رکھتی۔ حالانکہ ان سفارشات کو نہ صرف منہ دوڑوں کے وہ نمائندے جو گلیسی کمیشن کے نمبر تھے۔ منظور کر چکے ہیں۔ بلکہ خود ہمارا جہ صاحب بہادر ان کی منظوری دے چکے ہیں۔

واقعات کا منطقی نتیجہ

ان حالات میں اگر مسلمانوں میں یہ احتمال پیدا ہو۔ کہ گلیسی کمیشن کی سفارشات اور ان کے متعلق ہمارا جہ بہادر کا اعلان محض کاغذی کارروائی ہے۔ ریاست اپنی سابقہ پالیسی میں کوئی عملی تغیر کرنے کیلئے تیار نہیں۔ تو یہ پیش آمدہ واقعات کا منطقی نتیجہ ہو گا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دے گا۔ بلکہ ریاست کے لئے بھی پیش از پیش مشکلات کا موجب ہو گا۔

ریاست کو انتباہ

ریاست کو یہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ کہ گلیسی کمیشن کی سفارشات کو اگر مکمل طور پر بھی عمل میں لایا جائے۔ تو بھی مسلمان انہیں قلیل ترین مطالبات کو پورا کرنے والی بھی نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر منہ دوڑوں کی دھمکیوں اور الٹی میٹموں سے اثر پذیر ہو کر ان سفارشات کی روح کو پھیل دیا گیا۔ اور عملی طور پر ان میں کوئی اثر باقی نہ رہنے دیا گیا۔ تو مسلمانوں کے اضطراب اور بے چینی میں نہ صرف کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔ بلکہ بہت زیادہ اضافہ ہو جائیگا۔ اور اپنی عہد و عہد کے متعلق منہ دوڑوں کو سچا سچا ہر ممکن صورت میں امداد کرنے پر مجبور ہونگے۔

وزیر پر اعظم سے توقع

مسلمان مضر کاؤن وزیر اعظم کی سید اور مغزی۔ اور انصاف پسندی سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ منہ دوڑوں کی ٹیڑھوں کے متعلق ریاستی حکام کی اس پالیسی کو جاری نہ رہنے دیں گے۔ جو اچھی کہہ سکتا جا رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے معاملات کئی بار نازک ترین صورت اختیار کر چکے ہیں۔ بلکہ وہ منہ دوڑوں کی پیدا کردہ ہراس دہک کو پوری قوت کے ساتھ دور کر دیں گے۔ جو کمیشن کی سفارشات کو عملی شکل دینے کے رستہ میں حائل کی جائے گی۔

وہ اسے اپنی نہیں آتی

احقریت پر اعتراضات کے جواب

دیک دہرم میں توحید کی افقداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفصل کی ایک گزشتہ اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاندار علم کلام کا کچھ نمونہ پیش کر کے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضور علیہ السلام نے ذہب کی موجودہ کشمکش کے دوران میں تین ایسے بنیادی اصول مقرر فرمائے ہیں جن کے ماتحت پکے اور جھوٹے ذہب میں باسانی امتیاز کیا جاسکتا ہے اور انہی اصول کے ذریعہ آریہ مت کا ابطال کر کے دکھایا گیا تھا۔ اس مضمون کے شائع ہونے پر آریہ سماجی حلقوں میں بیجانا پیدا ہوا۔ اور پنڈت داجپتی جی ایم۔ اے۔ نے جنوں "دیک دہرم کی سچائی" آریہ گزٹ، ۳۰ اپریل میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ مگر اس میں ایسی کمزور اور بے بنیاد باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھتے ہوئے باور نہیں آتا کہ ان سطور کا کھینے والا کوئی ایم لے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ اصل مضمون مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا۔

"تبدیل مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ سچائی کی تلاش کرنے والے کے لئے مذہب موجودہ کا باہم مقابلہ کرنے کے وقت اور پھر ان میں سے سچا مذہب شنا کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ $x \times x \times x$ دوسرے طالب سچائی کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس مذہب میں جس کو وہ پسند کرے۔ اس کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارے میں کیا تعلیم ہے۔ $x \times x$ تیسرے طالب سچائی کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کو پسند کرے جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو۔ جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے سے بنا گیا ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ صرف ایک مرد کے مشابہت رکھتا ہو۔" (نیم دعوت، ص ۱۱)

پنڈت جی کی پریشان خیالی پنڈت جی ان محکم اصول کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ان معیاروں کی معقولیت یا نامعقولیت کی بابت کچھ نہ کہتا ہوں صرف ایک بات کہوں گا۔ کہ یہ تین معیار صرف دہرم ہی

پنڈت جی پہلے تو خود ہی "توحید کے معنی" دنیا میں خدا کے سوا کسی اور ہستی کا نہ ہونا گھر لے۔ اور پھر کہہ دیا۔ آج کل خدا کی توحید میں فرق آرہا ہے۔ کیونکہ خدا کے علاوہ اور بھی کروڑوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ حالانکہ اسلام نے توحید کے معنی محض خدا کا ایک ہونا نہیں بتائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں ایک ماننا اور اس کی خوبی میں اس کا کوئی شریک قرار نہ دینا ضروری قرار دیا ہے۔ مخلوق کو خود خدا تعالیٰ کی سبقت خلق کا ظہور ہے وہ توحید میں محفل کیونکر ہو سکتی ہے۔ خدا کی توحید میں فرق تب آتا ہے جب ایک سے زیادہ خدا قرار دیئے جائیں۔ یا خواص الوہیت میں کسی اور کو شریک کیا جائے۔ جیسا کہ دیک دہرم میں روح اور مادہ کو پریشور کی طرح ازلی اور ابی قرار دیکر صفت ازلیت میں شریک قرار دیا گیا ہے۔

خدا اور رسولوں پر ایمان لانا

پنڈت جی نے انہی سطروں ہی پر پریشان نگاری کا ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ ہم پر اعتراض کرتے ہوئے بھی لکھا ہے کہ "آپ کے ہاں خدا میں ایک مسلمان بنانے کی طاقت نہیں ہے۔ کوئی بھی آدمی صرف خدا پر ایمان لاکر مسلمان نہیں بن سکتا۔ کیا پنڈت جی بتائیں گے۔ کہ آپ کے ہاں صرف پر ماتما کو مان کر کوئی شخص دیک دہرم بن سکتا ہے اور اسے ضرورت نہیں رہتی کہ لوگ بچر سام اور اٹھ دیکھ کو ایشوری گیان تسلیم کرے۔ اگر اس کا جواب یہ ہے کہ دیک دہرم ہی بننے کے لئے ایشور کو ماننے کے ساتھ ہی دیدوں کا ماننا بھی ضروری ہے۔ تو یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیجئے۔ ایک مسلمان اسی وقت مسلمان بن سکتا ہے جب وہ خدا پر ایمان لائے۔ مگر خدا پر ایمان لانا اس کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانے کا مستلزم ہے۔ کیونکہ یہی خدا پر ایمان لانے کے ذرائع ہیں۔

کلمہ طیبہ اور توحید حقیقی کا مسئلہ

پنڈت جی نے اس موقع پر اس فرسودہ اعتراض کو بھی دہرایا جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ "آپ کا کلمہ بھی ایک انسان کے نام سے فالی نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں کلمہ میں صرف خدا کا نام ہی پڑھنا چاہتا ہوں مجھ صاحب کا نام بیچ میں سے نکال دینا چاہتا ہوں۔ تو آپ اسے کافر کہہ کر اسلام سے خارج کر دیں گے۔ آپ کے کلمہ میں توحید اٹرا دی گئی ہے۔ آپ بھلا کیا توحید کی ٹونگ مار سکتے ہیں"

یہ اعتراض کلمہ کے مطلب اور مفہوم سے ناواقفیت کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ محض شرارت اور ہٹ دہرمی سے دہرایا گیا ہے۔ کیونکہ کئی مرتبہ آریوں کو اسی اعتراض کے جواب میں کلمہ کا مفہوم بتا کر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آنے سے نہ صرف یہ کہ توحید باری تعالیٰ میں

آسکتے تھے تیسرا معیار بھی پہلے میں شامل ہو سکتا تھا۔ اس کے الگ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔"

پنڈت جی نفس مضمون سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں۔ کہ تین معیار صرف دہرم ہی آسکتے ہیں یا نہیں آسکتے۔ دہرم میں یا نہ آئیں سوال تو ان کی صداقت اور معقولیت کا ہے۔ لیکن پنڈت جی نے اس ہم اور ضروری پہلو کو چھوڑ کر "صرف ایک بات" جو کہی اس میں بھی نامعقولیت کا پورا پورا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ معمولی سی عقل و سمجھ کا انسان بھی معلوم کر سکتا ہے کہ پہلا معیار تو عقیدہ اور تعلیم کے متعلق ہے۔ اور تیسرا معیار عمل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس فرق کو نہ سمجھتے ہوئے یہ کہنا کہ "تیسرا معیار بھی پہلے میں شامل ہو سکتا ہے۔ اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ اگر یہ معیار غلط تھے۔ تو بتایا جاتا۔ کہ ان میں یہ غلطیاں میں مثلاً ثابت کیا جاتا۔ کہ پکے ذہب کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ پریشور کے متعلق اعلیٰ تعلیم دے۔ یا اس میں ضابطہ اعتقاد کو مکمل طور پر بیان کیا گیا ہو۔ یا وہ حقیقی پریشور پیش کرے مگر اس پہلو کو نظر انداز کر کے اپنی بے ماگی کا پورا اظہار کر دیا گیا۔

توحید کا عجیب و غریب مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام خواص الوہیت کے متعلق اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم بیان کرنے کی بجائے صرف توحید اسلامی اور دیک دہرم کی بیان کردہ توحید کا اختصاراً مقابلہ کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ دیک دہرم توحید سے بالکل عاری ہے۔ وہ روح و مادہ کو نادیدنی قرار دیکر پریشور کی وحدانیت پر نظر ناک حملہ کرتا ہے۔ اس کے جواب میں پنڈت جی دیک دہرم کی وکالت کا حق ادا کرتے ہوئے جو کچھ کھادہ نہایت عجیب و غریب ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ توحید لفظ کے معنی نہیں جانتے۔ لفظ توحید کے معنی ہیں ایک ہونا جو دہرم خدا کو ایک مانتا ہے۔ وہ توحید پرست ہے۔ اگر توحید خدا کے معنی یہ ہیں۔ کہ صرف خدا ہی ہو اور کوئی ہستی دنیا میں ہو ہی نہ۔ تب تو آپ کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس مخلوق خدا کی توحید میں فرق آرہا ہے۔ کیونکہ خدا کے علاوہ اور بھی کروڑوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ آپ اگر کہیں ان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ چاہے پیدا بھی کیا ہو۔ تب بھی خدا کے ایک ہونے میں فرق آجاتا ہے۔"

کوئی رخصت ہوتی ہے اور ایک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو شرک کی ملوثی سے ابدالابد کے لئے منزه کر دیا گیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پہلے مذہب والوں نے اپنے بائبلان مذہب کو جو اللہ کے ماسور اور مرسل تھے۔ ازراہ غلو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیدیا۔ یہودیوں نے عزیر کو ابن اللہ کہا۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور خدائی صفات سے متصف قرار دیا۔ ہنود کرشن اور لام کو الیٹوری صفات کے حامل بتاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں جو کاسیالی عطا فرمائی۔ اور آپ کے ماننے والوں کے دلوں میں آپ کی جو محبت غلت بٹھائی۔ وہ بالکل منظر بیخروج آپ کے ذریعہ جو نشانات ظہور پذیر ہوئے۔ ان کی مثال بھی اور نہیں نہیں مل سکتی۔ ایسی حالت میں بالکل ممکن تھا کہ آپ کو بھی الوہیت کی صفات میں شریک سمجھ لیا جاتا۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس گمراہی اور ضلالت سے بچانے کے لئے یہ سامان کر دیا۔ اور ہر مسلمان کے واسطے یہ اقرار ضروری قرار دے دیا۔ کہ اللہ اللہ ان کا الہ الا اللہ و اللہ اللہ ان محمد عبدہ و رسولہ یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان عیسویوں تم کی گمراہیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفات الوہیت میں شریک کرنے کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے ہیں :

دیدوں میں توحید کا ناقص بیان
ہم حیران ہیں پنڈت و اسپتہ جی نے اس کلمہ کی بنا پر جس طرح اسلام کے مشیکرہ عقیدہ توحید کو ناقص قرار دینے کی جرات کی۔ اور پھر اس بارے میں ویکر دہرم کی توفیقیت کا دعویٰ بھی کر دیا۔ ورنہ آں حالیکہ دیدوں میں بے شمار مشرکانہ باتیں بائی جاتی ہیں۔ پنڈت جی نے دید سے توحید کا ثبوت دینے کے لئے ایک منتر نقل کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایشور کو دو دین چار وغیرہ دس تک گن کر کہا۔ کہ وہ نہیں ہے پھر کہا کہ وہ ایک ہے۔ ایک ہے۔ اور ایک ہی ہے "گو یا دید نے ایشور کی توحید کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ وہ ایک ہے۔ دو نہیں۔ تین نہیں۔ چار نہیں۔ پانچ نہیں۔ چھ نہیں۔ سات نہیں۔ آٹھ نہیں۔ دس نہیں۔ اب غور فرمائیے۔ یہ کون سا طریق کلام ہے۔ جب کہ دیا کہ ایشور ایک ہے تو آنا ہی کہنا کافی تھا۔ یہ دو نہیں اور چار نہیں اور پانچ نہیں وغیرہ کہنا تو ظاہر کرتا ہے کہ ویکر ایشور کو بات تک کرنے کا سلیقہ نہیں۔ اور اپنے مانی الضمیر کے اظہار پر قدرت نہ رکھنے کی وجہ سے دس تک رتا چلا گیا۔ اگر یہی اعلیٰ پایہ کے کلام کا خاصہ ہے۔ تو آگے یہ کیوں نہ کہا کہ میں گیارہ نہیں بارہ نہیں

تیرہ نہیں۔ حتیٰ کہ گنتی کے انتہا تک کہا جاتا روح و مادہ کی ازلیت سے توحید میں خلل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روح و مادہ کو خدا کی طرح ازلی ابدی ماننے کے عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"جیکہ روح اور جسموں کی تمام قوتیں خود بخود اور قدیم ہیں تو پھر خدا کے وجود پر کونسی دلیل قائم ہوئی۔ اور عقل انسانی نے کیونکہ سمجھ لیا۔ کہ وہ موجود ہے۔ یہ کہنا بے جا ہے۔ کہ وہ ان ذرات کو جوڑتا ہے۔ اور روح اور جسم کو تعلق بخشتا ہے۔ اور اسی سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ صرف جوڑنے سے کوئی شخص خدا نہیں کہلا سکتا۔ وجہ یہ کہ اگر صرف جوڑنے سے کوئی خدا کہا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تو تمام سجاد اور سجاد خدا کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوڑنے کا کام تو انہیں بھی آتا ہے"

اس کے متعلق پنڈت جی لکھتے ہیں :

"سجاد وغیرہ جوڑنے کا کام تو جانتے ہیں لیکن جوڑ کر ساری کائنات کو پیدا نہیں کر سکتے۔ روح اور جسم کو نہیں جوڑ سکتے" پنڈت جی کی معقولیت کا یہ ایک مزید ثبوت ہے جس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ویکر ایشور کی طرح اگر کسی سجاد کو بھی روح اور مادہ پر ناجائز تصرف حاصل ہو گیا۔ تو وہ بھی ان کو جوڑ کر دکھا دینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روح اور مادہ کو ازلی ماننے کے باعث توحید میں خلل واقع ہونے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آریوں کا عقیدہ ہے کہ ایشور نے نہ روحیں پیدا کیں۔ نہ ان کی طاقتیں۔ اسی طرح تباہ پیدا کیا۔ اور نہ اس کی طاقتیں اگر کچھ کیا۔ تو صرف یہ کہ ان کو جوڑ دیا۔ اور یہ ایسا کام ہے جو سجاد اور سجاد روزانہ کرتے ہیں ان میں اور ایشور میں جوڑنے کے متعلق کوئی فرق نہ رہا۔

دنیا کے صناعتوں اور اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں فرق پنڈت جی نے اس میں یہ فرق بتایا ہے کہ سجاد روح اور جسم کو نہیں جوڑ سکتے۔ اس کے متعلق ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب پیش کرتے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں "اصل بات یہ ہے کہ خدا کی قدرت میں جو ایک خاصیت ہے جس سے وہ خدا کہلاتا ہے۔ وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔ مثلاً جانداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کی ہیں اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں ہے۔ کہ اس نے یہ آنکھیں بنائیں۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ اس نے ذرات جسم میں پہلے سے پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھی تھیں جن میں بنیائی کالور پیدا ہو سکے۔ پس اگر وہ طاقتیں خود بخود ہیں۔ تو پھر خدا کچھ بھی چیز نہیں۔ کیونکہ بقول شخصے کہ گھی سنوارے سالتا بڑی بہو کا نام اس بنیائی گوہ طاقتیں پیدا کرتی ہیں۔ خدا کو اس میں کچھ دخل نہیں

اور اگر ذرات عالم میں وہ طاقتیں نہ ہوتیں۔ تو خدائی بیکار رہ جاتی۔ پس ظاہر ہے کہ خدائی کا تمام مدار اس پر ہے۔ کہ اس نے روحوں اور ذرات عالم کی تمام قوتیں خود پیدا کی ہیں۔ اور کرتا ہے اور خود ان میں طرح طرح کے خواص رکھے ہیں۔ اور رکھتا ہے۔ پس وہی خواص جوڑنے کے وقت اپنا کر شہ دکھاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خدا کے ساتھ کوئی موجود برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص ریل کا موجود ہو یا تار یا فوٹو گرافت کا یا پریس کا یا کسی اور صنعت کا اس کو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ان قوتوں کا موجود نہیں۔ جن قوتوں کے استعمال سے وہ کسی صنعت کو تیار کرتا ہے۔ بلکہ یہ تمام موجود بنیائی قوتوں سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ انجن چلانے میں بھاپ کی طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔ پس فرق یہی ہے کہ خدا نے عنصر وغیرہ میں یہ طاقتیں خود پیدا کی ہیں۔ مگر یہ لوگ خود طاقتیں اور قوتیں پیدا نہیں کر سکتے۔ پس جیسا کہ خدا کو ذرات عالم اور ارواح کی تمام قوتوں کا موجود ٹھہرایا جائے۔ تب تک خدائی اس کی ہر گز نمانجت نہیں ہو سکتی۔ اور اس صورت میں اس کا درجہ ایک سجاد یا سجاد یا سجاد یا سجاد سے ہرگز زیادہ نہیں ہو گا۔ یہ ایک بے باہمی بات ہے۔ جو رد کئے قابل نہیں۔ پس دانش مند کو چاہئے کہ سمجھ کر جواب دے۔ کہ بغیر کچھ کے جو ایسا دینا صرف بکو اسس ہے" (رہنم دعوت ص ۱۲)

اسلام میں توحید کی شاندار تعلیم
امید ہے۔ پنڈت جی ان سطور سے سمجھ جائیں گے کہ جو صورت توحید کی ویکر دہرم میں پیش کرتا ہے۔ اس صورت میں یقیناً ایشور کا درجہ ایک سجاد یا سجاد یا سجاد سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی ازلیت میں روح و مادہ کو شریک کر کے اس کی توحید پر سخت حملہ کیا جاتا ہے۔ اصل توحید وہی ہے جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور افعال میں کسی کو شریک نہ کیا جائے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے قل هو اللہ احد احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد۔ کہو خدا ایک ہے وہ بے نیاز ہستی ہے۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے نہ بیٹا اور کوئی نہیں جو اس کا مثل ہو :

شرک کی مذمت میں فرمایا۔ ان اللہ کا یقین ان شریک بہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اگر کوئی شخص مشرک ہونے کی حالت میں مر جائے۔ تو بغیر سزا پانے نہیں رہے گا۔ پھر ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا چنانچہ فرمایا۔ تکاد السموات یقطنون منہ و یخشونہ و تخسر الجبال عظاما دعوا بلر جنت و لدا قریب۔ آسمان پھٹ جائے زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے کہا۔ اللہ بھی بیٹا رکھتا ہے جس کتاب میں اس قدر زور دار الفاظ میں شرک کی مذمت ہے

تاریخ اسلام حضرت ابو بکر کی خلافت کا آغاز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر مخالف طوفا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتھ
ہی اسلام پر ایسا سخت زمانہ آیا۔ کہ معلوم ہوتا تھا کہ منی اللہ کی
تیز تند آندھیاں نخلِ اسلام پر تین سے آٹھ ہینکیں گی۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی مسیلمہ کذاب
نے فتنہ اٹھایا تھا۔ اور حضور کے رسال کے ساتھ اس
فتنہ کو بہت تقویت پہنچ گئی۔ اس کے علاوہ اور کئی مدعیان
نبوت پیدا ہو گئے۔ منافقوں کو بھی موقع ملا۔ کہ پورے
زور کے ساتھ اسلام کو نقصان پہنچانے کی سعی کریں پھر
وہ لوگ جنہیں لڑائیوں میں مسلمانوں سے مانی یا جانی یا کسی
اور قسم کا نقصان پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی جذبہ انتقام سے مجبور
ہو کر مخالفت پر اکتا کر رہے ہوئے۔ غرضیکہ چاروں طرف
سے بغاوت و شردج اور ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزائم کا احترام

ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ وقت اس شخص
کے لئے کس قدر مشکل اور کٹھن تھا۔ جو کشتی اسلام کا نانا خدا
مقرر ہو چکا تھا۔ اور جس کے کندھوں پر حفاظت و ممانعت
اسلام کی تھی۔ اور اس کے سارے یہ تمام مصالحت تھیں۔ لیکن
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ تمام مصالحت تھیں۔ لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور عزائم
کا آپ کے دل میں کس قدر احترام تھا۔ اس کا اندازہ اس
سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے وصال سے چند روز
قبل اسامہ بن زید کی قیادت میں شام کی طرف ایک لشکر
 روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ اب ایک ظاہر بین یہاں
آوازیں دقت میں مرکز سے معافی فوج کو مہانا خلافت و امت
سیجھے گا۔ جبکہ صرف فتنہ و شرارت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔

صحابہ کی رائے اور لشکر اسامہ کی روانی

لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے منہ خلافت پر شکن
ہوتے ہی اس لشکر کو کوپا کا حکم دے دیا۔ علامہ ہاجرین د
الغار نے حاضر ہو کر شکر کی روانی کو اس وقت تک ملتوی
کرنے کے مشورے دئے۔ جب تک کہ سرکش قبائل زیر نہ ہو
جائیں۔ لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان تمام مشوروں
کو یہ کہہ کر مسترد فرما دیا۔ کہ میں کسی ایسے فعل کو ملتوی نہیں
کر سکتا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری

فرمایا ہے۔ خواہ مجھے کس قدر ہی تکالیف اور مصائب کا
سامنا کیوں نہ ہو۔ اسی طرح بعض لوگوں نے حضرت اسامہ
کی سواری پر بھی اعتراض کئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو اپنا نمائندہ بنا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ
کہنے کے لئے بھیجا۔ کہ اسامہ کے بجائے کوئی مسن اور
آزموہ شخص امیر لشکر ہونا چاہیے۔ لیکن کیا کبھی امیر کی
جاسکتی تھی۔ کہ جس شخص کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سوار مقرر کر چکے ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسے
معزول کر سکیں۔

حضرت اسامہ کی کامیابی

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر جنت کے
مقام پر تشریف لائے۔ جو لشکر کی روانگی کے لئے مقرر ہو چکا
تھا۔ اور یہاں سپہ سالار اور سپاہیوں کو سزوری ہدایات
اور بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ روانگی کا حکم دیا۔ تو خود اس
کی سواری کے ساتھ ساتھ پایا دھپے۔ اسامہ نے بھی یہ
دیکھ کر اترا نا چاہا۔ مگر آپ نے منع فرمایا۔ اور درنگ اسی
طرح ان کے ساتھ گئے۔ اور پھر دعا کر کے اور مزید ہدایات
دے کر واپس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت
کے مطابق اسامہ کے لشکر نے جاتے ہی قبائل قنعاغے
مقابلہ کیا۔ اور انہیں بہت بری طرح شکست دی۔ مسلمانوں کو
بہت سامان غنیمت ہاتھ آیا۔ چونکہ اس لشکر کئی دہائی تھی
کہ حضرت اسامہ کے والد کو اس علاقہ میں شہید کر دیا گیا تھا
اس لئے انہوں نے اپنے باپ کے قاتلوں سے پورا پورا
انتقام لیا۔

دشمنوں کا حملہ اور ان کی ناکامی

جیسا کہ قبائل کیا جاتا تھا۔ لشکر اسامہ کے دینے سے چلے
جانے کے بعد دشمنوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور
قرب و جوار میں بنے وائے مرتدین نے مدینہ پر حملہ کرنے کی
تئاریاں شروع کر دیں حتی کہ مدینہ کا محاصرہ کر لیا
اگرچہ جنگ کی اہلیت رکھنے والے مسلمانوں
کی کثیر تعداد اسامہ کے ساتھ چلی گئی تھی۔
مگر پھر بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پورے استقلال کے
ساتھ ان تقویرے بہت لوگوں سے جو مدینہ میں باقی تھے۔
مقابلہ کیا۔ آپ نے موجود الوقت لوگوں کو ہر وقت تیار رہنے
کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ جو نہی اکٹھا ہونے کی مقررہ آواز
کان میں پڑے۔ فوراً سب لوگ جمع ہو جائیں۔ اس بیداری
اور جیتی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرتدین کو برابر مدینہ پر حملہ کرنے
کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور خود مسلمانوں نے ایک صبح ان پر
اچانک حملہ کر دیا۔ جس کی دھاتاب نہ لاسکے۔ اور بھاگ گئے۔

مسلمانوں نے کچھ فاصلہ تک ان کا تعاقب بھی کیا۔ اور اس طرح
اردگرد کے علاقہ میں پھر سے مسلمانوں کا رعب قائم ہو گیا۔
منکرین زکوٰۃ سے جہاد
جب حضرت اسامہ بن زید مقرر و منصوب ہوئے۔
اور ادھر مدینہ تک پہنچ کر مدینہ کے لئے پھرتے گئے۔ تو حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا۔ کہ کاذب مدعیان نبوت
مرتدین اور منکرین زکوٰۃ کا قلع قمع کیا جائے۔ مگر ایک اختلاف
پیدا ہو گیا۔ صدیق اکبر تو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ ادا کرنے
کے منکر تھے۔ باقاعدہ کفار کی طرح جہاد کرنے کے حق میں
تھے۔ لیکن صحابہ میں سے ایک حصہ اس کا مخالفت تھا۔ خصوصاً
حضرت عمر فاروق کی یہ رائے تھی۔ کہ مسلمان کہلانے والوں
کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔ اور انہوں نے اس بارہ میں
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو بھی کی۔ مگر آپ نے فرمایا۔
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں جو لوگ بکری
کا ایک بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتے تھے۔ وہ اگر اب نہ دیں گے۔
تو میں ضرر ان کے ساتھ جہاد کروں گا۔

مختلف عساکر کی ترتیب

آخر حضرت عمر کو ان کے ساتھ متفق ہونا پڑا۔ اور یہ دیکھ کر
دوسرے صحابہ کو بھی اپنا خیال ترک کرنا پڑا۔ حضرت اسامہ
اپنے ساتھ جو مال غنیمت لائے تھے۔ نیز جو کچھ مدینہ پر حملہ
آوروں کے فرائض سے ہاتھ آیا تھا۔ اس سب سے جنگ کا
سامان درست کیا گیا۔ اس وقت فوج کی تعداد آٹھ ہزار کے
قریب تھی۔ جسے گیارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ پر ایک
امیر مقرر کیا گیا۔ اور ہر امیر کو اس کے من سب حال ہدایات
دیدیں گئیں۔ اس کے ساتھ خاص سفراء کے ذریعہ مرتدین
کے نام بھی ایک ہی مضمون کے خطوط روانہ کئے گئے۔

قیام خلافت میں اللہ تعالیٰ کا منشاء

ان لشکروں کی جنگی کارروائیاں اور ان کے نتائج کا ذکر تو اپنے
اپنے موقع پر آنا ہیگا۔ لیکن اس جگہ یہ ذکر کر دینا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مقرر کردہ سلسلوں کی حفاظت کے لئے
خلفاء مقرر کرنا خدا تعالیٰ کا خاص فعل ہے۔ وہ جسے اس
ذمہ داری کا اہل سمجھتا ہے۔ ظاہری حالات خواہ کس قدر خلاف
کیوں نہ ہو۔ نتائج یہ ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا انتخاب
ہی درست ہے۔ حضرت ابو بکر کی خلافت اس امر کا ایک ثبوت
ثبوت ہے۔ اس کے متعلق یہ باطنی حقیقتیں اعتراض چاہیں نہیں
لیکن واقعات اور مستند حکم بھی واقعات کی موجودگی میں اس
اسے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وفات کے بعد جتنے ایک واقعات ایسے پیش آئے۔ جن میں
دو کا ذکر اس مضمون میں بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کو حضرت

... (Vertical text in the left margin)

بائبل کا ایک نیا ایڈیشن

لفظی اور معنوی تخریف

موجودہ بائبل عیسائیوں کے ہاتھوں بے حد تخریف و تبدیل کا تختہ مشق بننے کے بعد جس حالت میں موجود ہے۔ اس میں بھی اسے قرار نہیں۔ اور اس کے معتقدین آئے دن اس میں کمی بیشی کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ایک نئے نظر مختلف ایڈیشنوں میں لوگوں کے سامنے آئے۔ آج بھی اسی ضمن میں چند نئے ایڈیشن نکال کر پریس امریکہ کی بائبل دو تین سال سے انگلستان میں عیسائیوں کی ایک علمی جماعت جس میں بڑے بڑے بشپ، مشنریز، مورخ، محقق، پروفیسر اور علوم قدیمہ و جدیدہ کے ماہرین شامل ہیں۔ بائبل پر غور و خوض کر رہی ہے۔ اور تحقیقات کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے۔ کہ بائبل کے تمام موجودہ نسخہ جات محض تبدیل اور تخریبی لحاظ سے سابقہ الکتبار ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں اخبار ایٹھسٹین (۸ نومبر ۱۹۳۱ء) میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے جس میں "بائبل کی تجدید" کے عنوان سے کتاب مقدس کے ایک جدید ایڈیشن کا ذکر کیا گیا ہے جو شکاگو یونیورسٹی پریس امریکہ سے شائع ہوا جس میں کئی نیکہ تخریف لفظی اور کئی جگہ تخریف معنوی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

غزل الخزلات میں تخریف
غزل الخزلات باب اول میں آیت ایک سے چار تا س کے عبارت سابقہ نسخہ جات میں اس طرح پائی جاتی ہے۔
"وہ اپنے موندہ کے چوموں سے بچے چومے۔ کیونکہ تیرا عشق سنے سے بہتر ہے۔ جیسی تیرے لطیف عطروں کی خوشبو سو تیرا نام ہے۔ اس عطر کی مانند جو بھایا جائے۔ اس واسطے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں۔ بچے بچے تیرے پیچھے دوڑیں گی۔ بادشاہ بچے اپنے محل میں سے آیا۔ ہم تجھ میں شادمان اور دروہوں گی۔ ہم تیرے عشق کی تعریف سنے سے زیادہ کریں گی۔ وہ بچے دل سے تجھ پر عاشق ہیں۔"

مگر شکاگو پریس کی جدید بائبل میں یہ عبارت ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔
"تم اپنے موندہ کے چوموں سے مجھے چومو۔ کیونکہ تمہارا عشق سنے سے بہتر ہے۔ تمہارے عطر کی خوشبو لطیف ہے۔ تم خود تیرے عطر کی مانند ہو۔ اس لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں۔ بادشاہ بچے اپنے محل میں سے آیا۔ ہم تجھ میں شادمان اور مسرور ہوں گی۔ تم سے بڑی بنا دیا گیا۔ کہ وہ بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چلا۔ تم مجھ پر عاشق ہو۔" اور بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چلا۔ تم مجھ پر عاشق ہو۔

مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ ہم دوڑیں گی۔ اور بادشاہ مجھ اپنے محل میں لے چلا۔ تم مجھ پر عاشق ہو۔ تم تیرے عشق کی تعریف سنے سے زیادہ کریں گی۔ تم بچے دل سے عاشق ہو۔ ان ہر دو عبارتوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں سابقہ بائبل میں غائب کے معنی استعمال کئے گئے ہیں۔ وہاں تازہ ایڈیشن میں حاضر کے معنی رکھ دیئے گئے ہیں اور جہاں حاضر کے معنی تھے۔ انہیں غائب کے معنیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اصل عبارت میں یہ الفاظ تھے۔ کہ "وہ اپنے موندہ کے چوموں سے مجھے چومے۔" مگر اب تم اپنے موندہ کے چوموں سے مجھے چومو۔ کے الفاظ کر دیئے گئے۔ اسی طرح پہلی عبارت یہ تھی۔ "جیسی تیرے لطیف عطروں کی خوشبو سو تیرا نام ہے۔" اس عطر کی مانند جو بھایا جائے۔ اس واسطے کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں۔" مگر اب اسے یوں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کہ "تم خود تیرے عطر کی مانند ہو۔ اس لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں۔" پھر لکھا تھا۔ "بادشاہ بچے اپنے محل میں سے آیا۔ ہم تجھ میں شادمان اور مسرور ہوں گی۔" اسے یوں بنا دیا گیا۔ کہ "وہ بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چلا۔ تم مجھ پر عاشق ہو۔" اور بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چلا۔ تم مجھ پر عاشق ہو۔

یہ تخریف لفظی کا ایسی بدیہی مثال ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

یسعیاہ میں تخریف معنوی

اب تخریف معنوی کا بھی ایک ثبوت ملاحظہ ہو۔ یسعیاہ باب اول آیت ۱۸ سابقہ بائبل میں اس طرح پائی جاتی ہے۔
"اب آؤ کہ ہم باہم محبت کریں۔ خداوند کہتا ہے۔ اگر چہ تمہارے گناہ قمرزی ہوویں۔ پر برت کی مانند سفید ہو جاؤ گے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوویں پر اون کی طرح اچھے ہوں گے۔" اور آیت سے اسلامی مسئلہ تو بہ کی تائید ہوتی تھی۔ کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خواہ انسان کس قدر گناہوں میں لوث کیوں نہ ہو۔ وہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اپنے گناہوں کے متعلق سچی پشیمانی کا اظہار کرے تو خدا اس کے گناہوں کو مٹا کر دیتا ہے۔ چونکہ اس آیت سے یسعیاہ کے مسئلہ کفارہ کا ابطال ہوتا ہے۔ اور علیوں کو ماننا پڑتا ہے کہ گناہوں کی معافی کے لئے بیگناہ یسوع مسیح کی قربانی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور کامل تضرع اور اہتمام ضروری ہے۔ اس لئے عیسائیوں نے اس عبارت کو موجودہ نسخہ میں ان الفاظ میں تبدیل کر دیا۔
"اب آؤ کہ ہم باہم محبت کریں۔ خداوند کہتا ہے۔ اگر تمہارا گناہ ارغوانی ہوں۔ تو کیا وہ برت کی مانند سفید ہو جائیں گے؟"

اور ہر چند وہ قمرزی کی مانند سرخ ہوں۔ تو کیا وہ اون کی طرح اچھے ہو جائیں گے؟
گویا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو کوڑا کرنا ہمارے گناہ ارغوانی ہوں۔ تو وہ برت کی مانند سفید ہو جائیں گے۔ اور ہر چند وہ قمرزی ہوں۔ "اون کی طرح اچھے ہو جائیں گے۔" اسے غیبی فقرہ بنا کر اٹھا کر انہوں میں پیدا کر دیا گیا۔ اور قدیم و تازہ قمرزی کو گناہ کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص سے کہا تو یہ جانے کہ اگر چہ تم سے فناں جرم ہو گیا ہے۔ لیکن وہ معاف کر دیا جائے گا۔ مگر اسے یوں تبدیل کر دیا جائے کہ تم نے فناں جرم کیا ہے۔ مگر کیا وہ معاف ہو سکتا ہے؟ یعنی معاف نہیں ہو سکتا ہے۔

پیدائش کی کتاب میں تبدیلی

اسی طرح سابقہ بائبل میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ
"ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنان تھی۔ اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔" (پیدائش باب اول)
مگر شکاگو پریس کی بائبل میں اس طرح تبدیلی کیا گیا ہے۔
"جب خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنا شروع کیا۔ تو زمین ویران اور سنان تھی۔ اور اندھیرا تھا۔ گہرائی پر چھاپا ہوا تھا۔ اور تندر پانیوں کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔" (پیدائش باب اول)
گویا آسمان کی بجائے آسمانوں گہرائی کی بجائے آسمانوں اور "تندر ہوا" اور "خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی" کی بجائے "تندر ہوا" پانیوں کی سطح پر جنبش کرتی تھی" کے الفاظ کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستانی پادریوں کی مساعی
یہ جدید لوریہ میں ممالک میں بائبل کی اصلاح و دورتی کی گنجائش ہے۔ مگر ہندوستانی پادری بھی اس سے غافل نہیں۔ وہ اپنی ضروریات اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے خود تخریفیت میں مصروف ہیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ یسائی اخبار نور ایشیا نے ہندوستان کے تمام مشنوں۔ تمام کلیسیاؤں۔ تمام مسیحیوں کے تمام مکاتب البیتات۔ تمام ادارہ ہائے اشاعت و تالیف اور ہر مسیحی کو مخاطب کر کے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ "بائبل سوسائٹی نے کمال دراندیشی سے نئے ترجمہ کی تھوڑی سی جلدیں اس غرض سے شائع کی ہیں۔ کہ اس ترجمہ پر جو اعتراضات موصول ہوں۔ انکو پیش نظر رکھ کر مناسب تبدیلیاں کر لی جائیں۔" اور یہ التجا کی تھی کہ نئے ترجمے کے ایک ایک لفظ کو بخور پڑھیں۔ اور آپ کی نگاہ میں جن مقامات پر غلطیاں اصلاح طلب الفاظ یا فقرات نظر آئیں۔ فہرست بنا کر فی الفور خیاب سکریٹری صاحب برٹش اینڈ ڈارن بائبل سوسائٹی لاہور کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔ جو کتاب اس طرح تیار دست برد کی آماجگاہ بن رہی ہو۔ اسے صحیفہ آسمانی کہنا کہاں تک درست ہے۔ یہ ہر کھجدار انسان خود سمجھ سکتا ہے۔

کیا سنسکرت ویدوں کی اصل زبان نہیں؟

بھائی پرندہ جی کا حیران کنزائنت

ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ سماجی خصوصاً آئے دن یہ ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ کہ سنسکرت پوتر اور ایشوری زبان ہے۔ اور دیگر تمام زبانیں بھی اسی سے نکلی ہیں۔ مگر انہوں نے کبھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ یہ بتایا۔ کہ قدیم زمانہ میں سنسکرت کس ملک کی زبان تھی۔ یا دنیا کے کس حصہ پر بولی جاتی تھی۔ چونکہ موجودہ وید سنسکرت میں ہیں۔ اس لئے آریوں کا سارا زور سنسکرت کی فضیلت ثابت کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ مگر بھائی پرندہ جی۔ ایم۔ اے نے جنہیں وید تاسروپ کہا جاتا ہے ویدوں کے متعدد مترادف سے آریوں کے اس بے حقیقت دعویٰ کو بے نقاب کر دیا۔ کہ ویدوں کی اصل زبان سنسکرت ہے۔ بھائی جی کی تحقیق یہ ہے۔ کہ ویدوں پر تین زمانے گزرے ہیں اور ہر زمانے میں ویدوں کی زبان بدلتی رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک زمانے میں ویدوں کی زبان سنسکرت بھی ہوئی۔ ان تینوں زمانوں کا ثبوت بھائی پرندہ جی نے ویدوں سے ہی دیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب "تاریخ پنجاب" کے صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں (۶-۵-۶) کا حسب ذیل حوالہ پیش کیا ہے۔

اوا! اندر بڑے اچھے کرنے والا ہے۔ رشی جو ابتدائی زمانہ میں رہتے تھے۔ تمہارے لئے یگیہ کر کے تمہارے مترادف گئے۔ درمیان زمانے والوں نے بھی ایسا ہی کیا اور آج کل کے رشیوں نے بھی اس طرح تمہاری دوستی حاصل کی۔ اس لئے اوا! اندر کا کر کے اس منتر کو سنو۔ جو تمہاری پوجا کرنے والا پیش کرتا ہے۔

اسی طرح لکھتے ہیں (۲۹-۳۰) کا یہ حوالہ پیش کیا ہے۔

"بعض رجائیں پرانے بزرگوں سے نئی زبان میں لکھی ہوئی آئی ہیں"

وید کے ان مترادف سے بھائی پرندہ جی نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ ویدوں پر تین زمانے گزرے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں بعض رجائیں بعض بزرگوں نے نئی زبانوں میں لکھی ہیں۔ اور پھر یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ

"ویدوں کی پہلی زبان ارکیک (Archaic) ہوئی۔ بعد میں ویدک سنسکرت ہوئی"۔

(تاریخ پنجاب صفحہ ۵۹ مولفہ بھائی پرندہ جی)

گو یا بھائی پرندہ جی نے صاف الفاظ میں بتا دیا۔ کہ ویدوں کی پہلی زبان سنسکرت نہیں۔ بلکہ ارکیک تھی۔ اس کے بعد سنسکرت ہوئی۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۸۲ پر لکھتے ہیں "ویدک زبان سنسکرت سے فلیٹہ ہے۔ یعنی ویدوں کی اصلی زبان سنسکرت نہیں۔ بلکہ ارکیک ہے سنسکرت بعد میں ہوئی۔"

بھائی پرندہ جی کی اس تحقیقات سے ویدوں کا رہا سہا دنا بھی مٹا دیا۔ جب وہ اصلی زبان میں ہی موجود نہیں۔ اور سنسکرت ویدوں کی اصل زبان نہیں بلکہ بعد کی اختیار کردہ زبان ہے۔ تو اس سے ایک طرف تو سنسکرت کی فضیلت کے متعلق آریوں کے جس قدر دعوے تھے۔ وہ بالکل ہو گئے۔ اور دوسرے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ویدوں میں اس قدر تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ کہ نہ صرف انکی اصل زبان ہی ویدوں سے مفقود ہو چکی ہے۔ بلکہ اس زبان کے وید بھی نابود ہو چکے ہیں۔ اور اب ویدوں کے نام سے آریوں کے پاس جو کچھ موجود ہے۔ وہ محض نقل ہے۔ نقل مطابق اصل نہیں بلکہ محض نام کی نقل جس میں حسب منشا کسی ویشی کرنے کے اختیارات بہت وسعت کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں

(دخا کسار حبیب الرحمن خان کا بی)

ایک اصلی خانوں کے حالات زندگی

میں اپنی اہلیہ مرحومہ کی زندگی کے چند واقعات نہایت مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ تاکہ دوست مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

میں نے حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ۱۹۱۵ء میں صحبت کی۔ لیکن مرحومہ کے والدین احمدیت کے سخت مخالفت تھے جس کا اثر اس پر بھی تھا۔ میں نے اسے آہستہ آہستہ سمجھانا شروع کیا۔ اور دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے دستگیری کی۔ اور حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں بیعت کر لی۔ اس کے والدین نے اگرچہ بقا ضائع محبت خطرناک مخالفت نہ کی۔ لیکن جب پہلے سال میں اس کو قادیان لے جانے لگا۔ تو اس کے والد صاحب نے سخت مخالفت کی۔ دار الامان میں پہنچ کر مرحومہ کو احمدیت پر زیادہ ایمان حاصل ہوا۔ اور آہستہ آہستہ اس کی معرفت زیادہ ہوتی گئی۔ ۱۹۲۳ء میں عیال کو قادیان مکان بنانے کی توفیق ملی۔ تمام بال بچوں سمیت مرحومہ قادیان رہنے لگی۔ دار الامان میں رہ کر قرآن مجید کا اکثر حصہ ترجمہ کے ساتھ حضرت میر محمد اسحق صاحب کے حرم محترم سے پڑھا۔ اور قادیان میں میری عدم موجودگی میں درویشانہ زندگی بسر کی۔

چونکہ میری صحت اچھی نہ رہتی تھی۔ اس لئے تمام بال بچوں

کو میرے پاس رہنا پڑا۔ انہی سالوں کے شروع میں قادیان واپس آئے کی تیاری میں ہی تھے۔ اور ہر ایک چیز باندھی ہوئی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری رفیقہ کو اپنے پاس بلا لیا۔ انشاء اللہ وانا لیراجعون مرحومہ ۱۹۲۳ء سے لیکر آج تک تقریباً ہر ایک جلسہ سالانہ میں معہ بال بچہ شامل ہوتی رہی۔ قادیان میں لکھنؤ انارکھ کی نمبر تھی۔ اور سلسلہ کی تبلیغ کا بہت جوش رکھتی تھی۔ غیر احمدی اور بہت دوروں میں شادی عینی کے موقع پر ہمیشہ تبلیغ کا فرض ادا کرتی رہی۔

چونکہ اس نے اپنے زیورات کے لیے حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور جن زیورات کی وصیت کی ہوئی تھی۔ وہ سب اس نے ایک ایک کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دے دیئے تھے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر صرف ایک زیور اس کے پاس باقی تھا۔ وہ مجھے دیکر کہا کہ اس کو فروخت کر کے میری وصیت کا حصہ ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ قادیان میں ہی وہ زیور فروخت کر کے وصیت ادا کر دی گئی۔ اور رسید اس کے حوالہ کر دی۔ جلسہ سالانہ کے روزانہ ہوجانا تھا جس کا قریباً آریہ تو میں سے ارادہ کیا۔ ۲۳ دسمبر کو جلسہ پر روانہ ہونا چاہیے۔ لیکن ۲۲ و ۲۳ دسمبر کو برابر بیمار ہونا۔ آخر ۲۳ کو یہ فیصلہ کیا۔ کہ جلسہ پر نہیں جانا چاہیے۔ کیونکہ بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہے۔ اور ارادہ مستوی کر دیا۔ مگر جب میں شام کو گھر آیا۔ تو جلسہ پر روانگی کی خوب تیاری دیکھی۔ مرحومہ چار پائی پر بنجار میں پڑی ہوئی تھی۔ مجھے مخاطب کر کے کہا کہ جو جائے جلسہ پر ضرور سے چلیں۔ بال بچہ نے بھی اصرار کیا۔ جب میں نے دیکھا۔ کہ سب کا ارادہ قادیان جانے کا ہے تو میں بھی تیار ہو گیا۔ لیکن ایک دن انتظار کرنا مناسب سمجھا۔ تاکہ بنجار اتر جائے۔ مگر بنجار نہ اترتا۔ اور ۲۵ کو تمام اہل و عیال سمیت قادیان شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ اشد تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ لغات ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء تک جلسہ کے دنوں میں مرحومہ کو کوئی بنجار نہ ہوا۔ بلکہ کھوری بھی نظر نہیں آتی تھی۔ ۳۱ دسمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور حیدرآباد کے حاضر ہوئے۔ اور واپس جانے کی اجازت حاصل کی۔ آتے ہی بنجار ہو گیا اور گھر پہنچنے پر کمزور ہوئے۔ آخر ۱۷ کو صبح ساٹھ بجے تریب مرحومہ کی وفات ہو گئی۔

مرحومہ بروز جمعہ قادیان میں مقبرہ شریف میں دفن ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کی یادگار تعمیر بیگم عمر ۲۲ سال امرا الرحمن عمر ۱۲ سال اور عبد القادر عمر ۱۲ سال میں انجام دو مستوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایۃ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں اشد تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔ (منبرہ غلام حیدر احمدی مولفہ سیدہ امجدی راہ والی۔ ص ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشین بادام روغن

(نیو ماڈل ایمپرووڈ)



ہماری مشین بادام روغن پانداری خوبصورتی اور کارآمد ہونے میں
 یکتا اور جواب ہے۔ ایک دفعہ کی خریدی ہوئی عمر بھر کے لئے کافی ہے
 علاوہ بادام روغن کے ناریل، کدو تر بوز، لکڑی، جتنی شہر سوسوں
 اسی اور دیگر ہر قسم کے روغن لھنی اور زیادہ مقدار میں نکالنے
 جاسکتے ہیں۔ فریم ہینڈل گنڈ پیچ مضبوط ہے۔ سورخ سلنڈر
 ۱۹۔ قیمت صرف بیس روپے بلکہ قیمت میں خود

معد سلنڈر اپنی طرف سے لکھنے والا علی مال جگہ سے لکھتا ہے

ایم۔ اے۔ رشید۔ اینڈ سنز۔ انجینیرز پٹالہ (پنجاب)

صحت مند

نمبر ۳۶۰۲۔ میں فتح دین ولد ابراہیم صاحب قوم مغل
 پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت
 ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء تک تونڈی خور تحصیل جگہ اڈوں ضلع لدھیانہ
 بقائمی ہوش و حواس بلا حیر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۱/۰۸
 ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری
 ماہوار آمد سلج۔ ۲۶۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیت انبی
 ماہوار آمد کا پانچ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
 کرتا ہوں۔ میرے سرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو
 اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
 فقط المرقوم۔ العبد۔ فتح دین کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان
 گواہ شد۔ کمال الدین احمدی ٹھیکیدار بمقام ملا ڈاکانہ خاص
 تحصیل جگہ اڈوں ضلع لدھیانہ۔ گواہ شد۔ نصر اللہ خاں اور
 قادیان محلہ دارالفضل
 نمبر ۳۵۶۶۔ میں برکت علی ولد نظام الدین عمر ۳۲ سال
 پیدائشی احمدی ساکن ٹنگل باغبانان ڈاکانہ قادیان ضلع گورداسپور
 بقائمی ہوش و حواس بلا حیر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۱/۰۸
 ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گوارہ ماہوار
 آمد ہے۔ جو اس وقت مبلغ آٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں
 تازیت انبی ماہوار آمد کا پانچ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا ہوں
 میرے سرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے
 آٹھ حصہ میں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم
 العبد۔ برکت علی مذکور قبلم خود۔ گواہ شد۔ کرم داد خاں
 اکیڈمی و صاحب قادیان۔ گواہ شد۔ اللہ دتہ جیڑھی دفتر صاحب
 سکھ بھینی بانگر۔ پتہ
 نمبر ۳۵۶۷۔ میں شیخ غلام مرتضیٰ ولد شیخ محمد بخش صاحب
 قوم شیخ پیشہ زمیندار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء
 ساکن ڈالہ بانگر ڈاکانہ خاص تحصیل ضلع گورداسپور۔ بقائمی
 ہوش و حواس بلا حیر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۱۱/۰۸ ذیل وصیت کرتا
 ہوں۔ میری جائداد اس وقت دس گھاڑوں زرعی اراضی واقع موضع
 میر کمانہ میراں تحصیل بنالہ ضلع گورداسپور متصل وڈالہ بانگر ہے
 میں اس کے پانچ حصہ کی وصیت کرتا ہوں صدر انجمن احمدیہ قادیان
 کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر کوئی اور جائداد ہواس کو پانچ
 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جس قدر زر نقد میں

سرکی سکی لنگیاں

میں نے خدا کے فضل و کرم سے یہاں کا رخا ننگی شروع کیا ہے جس میں سوت اور سکی استعمال کیا جاتا ہے پینے میں بوجھ نہیں ہے۔
 عمدہ اور مضبوط ہیں۔ یہاں کے بزرگ احباب خرید رہے ہیں۔ یہ بزرگ اشہار ہذا اجاب کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے سرکی لنگیاں خریدیں
 آرزو کی فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی قیمت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ ۲۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ ۳۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔
 ۴۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ بیوی پاروں کو پیر سے سینکڑا کیشن دیا جائیگا۔ الشہر۔ کہ ہم بخش ٹھیکہ دار محلہ دارالرحمت قادیان

محافظ اطرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اطرا کیا ہے؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا
 ہوتے ہوں۔ یا عمل کر جاتا ہو۔ عوام اسے اطرا اور اطبا
 اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نوح علیہ السلام
 اعظم شاہی طبیب کی ایجاد کردہ حمل اور ہزار ہا لوگوں کی مجرب
 و آزمودہ گذشتہ نعت صدی سے زیر استعمال ہے

محافظ اطرا گولیاں

اکسیر حکم کرتی ہیں۔ ان سے ہزار ہا اجلے ہونے لگے گھر آباد
 بے چراغ گھر روشن اور مردہ خوردہ دکھی اور مایوس دل
 نسکین اور ڈھارس حاصل کر چکے ہیں۔ ان اکسیر صفت مقبول و
 تیر بہت گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ ذہین۔ تندرست
 اطرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا بشرطی کو پینے والا اور صبح و شام
 پیدا ہوگا۔ گولیاں کیا ہیں قدرت خدا کا زندہ کرشمہ میں۔ آزما
 شرط ہے مشک آفت کہ خود بہبود قیمت فی تولہ پندرہ روپے
 دیکھا تو لہم بکشت منگوانے دے سے ایک روپے قیمت تک علاوہ
 محصور لڑاک لیا جائیگا۔ استعمال شروع عمل سے آخر رضاعت تک
 عبید الرحمن کافانی و درخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اپنے آپ کو بچھڑے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی
 ٹریننگ کلاس کیا فرماتے ہیں۔
 واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب
 کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا
 کو ایسے دلچسپ طریقے سے کوزہ میں بند کیا ہے۔ کہ اس
 کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اس کو پڑھتے چوتھے
 انگریزی خود بخود آجاتی ہے۔ تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں
 چاہتا۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا۔ اس کے
 منہ سے سبحان اللہ نکلیں گی۔ میرے خیال میں ایسی آسان
 اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی۔
 قیمت ڈیڑھ روپے علاوہ محمول لڑاک۔ اگر لائق استاد کی
 طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوائیں۔

قمریہ اور زر (الف) شملہ

میں نے خدا کے فضل و کرم سے یہاں کا رخا ننگی شروع کیا ہے جس میں سوت اور سکی استعمال کیا جاتا ہے پینے میں بوجھ نہیں ہے۔ عمدہ اور مضبوط ہیں۔ یہاں کے بزرگ احباب خرید رہے ہیں۔ یہ بزرگ اشہار ہذا اجاب کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے سرکی لنگیاں خریدیں آرزو کی فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی قیمت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ ۲۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ ۳۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ ۴۔ گز قیمت ۵۰ پائی۔ بیوی پاروں کو پیر سے سینکڑا کیشن دیا جائیگا۔ الشہر۔ کہ ہم بخش ٹھیکہ دار محلہ دارالرحمت قادیان

ہندوستان اور مسلمانوں کی تہذیب

صوبہ سرحد کی اپنی کونسل کا جو اجلاس ۱۸ مئی کو ایبٹ آباد میں منعقد ہونے والا ہے اس میں پیش کرنے کے لئے کئی ایک قراردادوں کے نوٹس دئے جا چکے ہیں مثلاً ہنگامی قوانین کی ترمیم۔ سیاسی امیدوں کی رہائی۔ جرموں کی ضبط شدہ حالتوں کی واپسی۔ مالیہ اور آبیانہ میں سپاس فیصدی تخفیف۔ اور سرحد میں آنریری مجسٹریٹوں اور آنریری سب ججوں کے عہدہ کی ترمیم وغیرہ وغیرہ۔

خالصہ دیوان پشاور نے ایک قرارداد پاس کر کے صوبہ سرحد میں سکولوں کے لئے بارہ فیصدی حقوق کا مطالبہ کیا ہے حالانکہ ان کی آبادی ایک فی صدی سے بھی کم ہے۔ کیا منصفانہ اور معقول مطالبہ ہے۔

کانگریس کے سالانہ اجلاس دہلی کو ناکام رکھنے کے لئے حکومت دہلی نے جو کوشش کی۔ اس پر اظہارِ خوشنودی کے لئے حکومت ہند نے اسے ایک مکتوب لکھا ہے۔ جس میں اس کی سرگرمیوں کی تعریف کی ہے۔

شیخوپورہ سے ملحقہ ایک گاؤں کی ایک نوجوان عورت یکم مئی کو گاؤں سے باہر ایک جوہڑ پر پڑے دھور ہی تھی اور اس کے دو تمام بچے قریب سوئے پڑے تھے۔ چار پانچ ماہ معاش زبردستی عورت کو اٹھا کر لے گئے۔ اور بچے بچا سے جوک اور پیاس کی شدت سے وہیں بلک بلک کر رہ گئے۔

کانگریس کے دورِ رضا کار ۲۲ مئی کو مرزا عزیز احمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کی عدالت میں پکنگ آرڈی منس کی خلاف ورزی کے الزام میں پیش ہوئے۔ ایک سے کہا۔ کہ میں بے روزگاری سے تنگ آکر لاہور آیا ہوں۔ کہ ایک کانگریسی ہندو نے مجھے دس روپیہ ماہوار پر یہ کام سپرد کر دیا۔ وگرنہ میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے معاف کیا جائے۔ دوسرے نے یہی معافی مانگی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کانگریسی لیجنٹ کس طرح قریب کاری سے کانگریس کی مردہ لاش کو سہارا دے رہے ہیں۔

سرراہندرانانہ ٹیکور ان دنوں ایران کی سیاحت کر رہے ہیں۔ ۳۰ اپریل کو آپ پانچ تھنٹ ہیران میں پہنچے جہاں حکام نے سرکاری حیثیت سے اور عوام الناس نے

آپ کا شاندار استقبال کیا۔ ہر جگہ آپ کی آؤٹ لکٹ پوری ہے۔ جو مسلمانوں کی مہمان نوازی اور علم دوستی کی دلیل ہے وزیر ہند نے حال میں ہندوستان کے متعلق جو تقریر پارلیمنٹ میں کی ہے۔ اس پر پینڈت مالویہ نے ایک بیان شروع کر دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والے تین اشخاص کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو تحقیقات کرے کہ ہندوستان میں سخت اور تشددانہ ذرائع رائج ہیں یا نہیں۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ جدید دستور اسامی کے مرتب کرنے میں اس وقت تک تعاون نہیں کیا جاسکتا۔ جب تک وہ اسی ہزار اشخاص رہا نہ کئے جائیں۔ جو کانگریسی تحریک کے سلسلے میں جیلوں میں بند ہیں۔

فرنیچر کمپنی کی رپورٹ کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں پوری ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ساڑھے چھ کروڑ باغ مردوں میں سے تین کروڑ کو حق رائے دہی مل جائیگا۔ عورتیں بھی اس تعداد میں شامل ہیں۔ جن میں سے ساڑھے لاکھ کو یہ حق ملیگا۔ اچھوتوں کے لئے حق رائے دہی کا معیار خاص طور پر کم کر دیا گیا ہے۔ لیکن لارڈ لوٹین نے سرسٹی کو ایسی شئی ایڈیٹ پر مبنی کے ایک نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ قیاس آرائیاں زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں رپورٹ کی وسعت بہت زیادہ ہے اور قبل از اشاعت اندازہ نامکمل اور گمراہ کن ہوگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تنجور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک گاؤں کے ایک کھیت میں سے ایک خزانہ برآمد ہوئے جس میں تانبے اور سیسے کے بنے ہوئے رام اور سیٹا کے بت ہیں۔ اسی طرح ایک اور گاؤں سے سونے کے رومن کے اور بعض جواہرات برآمد ہوئے ہیں۔

انگلستان کی بیس پارٹی نے یہ بیان شروع کیا ہے کہ اس وقت تمام دنیا تنگ دستی اور افلاس کے مصائب میں مبتلا ہے لوگ بھوکوں مر رہے ہیں اور وجہ یہ ہے کہ انگلستان۔ امریکہ اور فرانس نے بے شمار سونا جمع کر رکھا ہے۔ اگر یہ حکومتیں سونا جمع نہ کرتیں تو یہ حالت نہ ہوتی۔ تینوں حکومتوں کے خزانوں میں ۱۲ ارب ڈالر کی مالیت کا سونا ہے۔

وزیر ہند نے ۲۲ مئی کو پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ گول میگزین فرانس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ۲۳ مئی کو ہوگا پنجاب یونیورسٹی کے امتحان فارسی کا پرچہ ب چونکہ کورس سے باہر سے آیا تھا۔ اس لئے اس کا دوبارہ امتحان ۸ مئی بروز اتوار رکھا گیا۔ اس پر علیا کیوں نے سخت پروٹسٹ کیا۔ اب تاریخ بدل کر ۹ مئی کر دی گئی ہے۔

حکومت تعلیم پنجاب نے ہندو ایجنیشن کے سامنے جھک کر ایک پرانے قاعدہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور تمام سرکاری سکولوں میں پانچویں جماعت سے ہندی پڑھائے جانے کے احکام صادر کر دئے ہیں۔

فسادات سکندر آباد کے قریب مسلمان ملزمین کو سماعت کنندہ یورپین مجسٹریٹ نے پری کر دیا تھا۔ لیکن ہندو خسر کے کب گوارا کر سکتے تھے۔ سشن جج نے دوبارہ سماعت کا حکم دیدیا۔ اور لالہ نقوی رام سابق سٹی مجسٹریٹ لاہور دوبارہ سماعت کے لئے ملتان پہنچ گئے ہیں۔

انڈیمیان کے دس قیدی جو نروانا کے سیشن کے کچھ بندہ دقین لیکر فرار ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۷ اس وقت تک گرفتار ہو چکے ہیں۔

ٹھاکر کرناٹک کے مشیر مال بننے کی وجہ سے مہاراجہ بجا نے ٹھاکر کرناٹک کو گورنر کشمیر مقرر کیا ہے۔

حاجیوں کی مشکلات کی تحقیقات کے لئے تین سال پہلے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس نے سکزم کے شروع میں اپنی رپورٹ پیش کی اس کی بنا پر حکومت نے کئی ایک قوانین کے مسودات مرتب کر کے اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں پیش کئے تھے۔ اور فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ان کے متعلق لائے عامر معلوم کی جائے۔ چنانچہ اب یہ مسودات اسمبلی اب رائے عامہ کے لئے شائع کر دئے گئے ہیں۔

پنجاب میونسپل بل میں ترمیم کا جو مسودہ بے منابلیوں کی وجہ سے کونسل کے گزشتہ اجلاس میں پیش نہ ہو سکا تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر بلدیات نے اسے دوبارہ پیش کرنے کی اجازت گورنر سے حاصل کر لی ہے۔ اور اب ۱۹ مئی کو پھر کونسل میں پیش ہوگا۔

کشمیر اور پنجاب کے مابین سلسلہ ٹیلیفون قائم کرنے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ملی انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر کے منابلیہ تعزیرات میں ایک نئی دفعہ کے اضافہ کا اعلان کیا گیا ہے جس کے روئے ہر وہ شخص جو تھوڑا۔ تقریر یا۔ یا امرتی ثانات کے ذریعہ مہاراجہ بہادر کی رعایا کے کسی حصہ کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچا لیگا دو سال قید یا سزائے جرمانہ یا دونوں سزائوں کا مستوجب ہوگا۔

پکتان لبرٹ آئی ایم۔ ایس لاہور جھاڑنی پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں دو فوجی گوروں کو گرفتار کیا گیا ہے امید کی جاتی ہے کہ پکتان موصوف صحت یاب ہو جائیں گے۔ مگر آپ کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔